JIBAS (The International Journal of Islamic Business, Administration and Social Sciences) (Quarterly) Trilingual (Arabic, English, Urdu)
ISSN: APPLIED FOR (P) & (E)
Home Page: http://jibas.org
Approved by HEC in Y Category
Indexing: IRI (AIOU), Australian Islamic Library, Euro pub.
PUBLISHER HABIBIA RESEARCH ACADEMY
Project of **JAMIA HABIBIA INTERNATIONAL,** Reg. No: KAR No. 2287 Societies Registration Act XXI of 1860 Govt. of Sindh, Pakistan.
Website: www.habibia.edu.pk,
This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

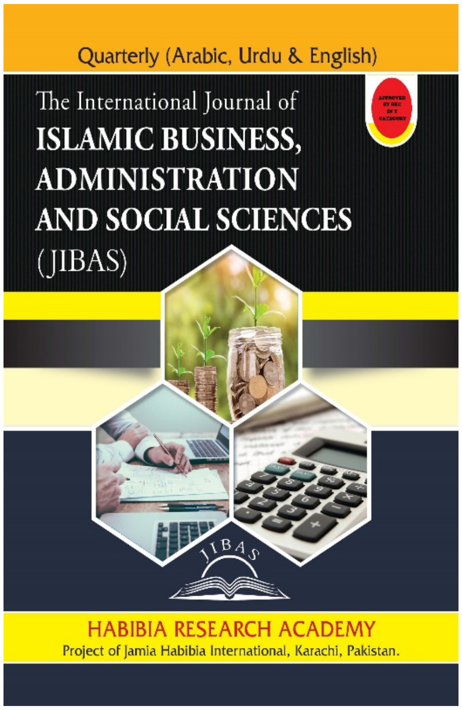

TOPIC:

MOTIVES OF INCLINATION OF RELIGIOUS, LANGUAGE AND NATIONAL DETENTION IN ISLAMIC REPUBLIC OF PAKISTAN, IT'S EFFECT ON EDUCATION AND RECOMMENDATIONS FOR REFORM

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں مذہبی،لسانی اور قومیتی منافرت کے بڑھتے ہوئے رجحان کے محرکات،اس کے تعلیم پراثرات اوراصلاح کیلئے سفارشات

AUTHORS:

1- *Dr. Kamal Haider, President, Department of Education, Federal Urdu University,Karachi Email: kamalhaider@fuuast.edu.pk ,Orcid ID: http://orcid.org/0000-0003-0832-2445*
2- *Dr. Sardar Ahmed, in-charge, Department of Arabic, Federal Urdu University, Karachi, Email: dr.sardarahmed@gmail.com Orcid ID: https://orcid.org/0000-0001-8031-4621*
3- *Dr. Abdul Rehman Yusuf Khan, Assistant Professor, Department of Arabic, Federal Urdu University, Karachi, Email: Orcid ID: https://orcid.org/0000-0003-0250-634X*

How to Cite: *Haider, Kamal, Sardar Ahmed, and Abdul Rehman Yusuf Khan. 2021. "URDU 6 MOTIVES OF INCLINATION OF RELIGIOUS, LANGUAGE AND NATIONAL DETENTION IN ISLAMIC REPUBLIC OF PAKISTAN, IT'S EFFECT ON EDUCATION AND RECOMMENDATIONS FOR REFORM: اسلامی جمہوریہ پاکستان میں مذہبی، لسانی اور قومیتی منافرت کے بڑھتے ہوئے رجحان کے محرکات، اس کے تعلیم پر اثرات اوراصلاح کیلئے سفارشات". International Journal of Islamic Business, Administration and Social Sciences (JIBAS) 1 (3):85-94.*
URL: https://jibas.org/index.php/jibas/article/view/29 .
Vol. 1, No.3 || July –september2021 || P. 85-94
Published online: 2021-09-30

QR. Code

MOTIVES OF INCLINATION OF RELIGIOUS, LANGUAGE AND NATIONAL DETENTION IN ISLAMIC REPUBLIC OF PAKISTAN, IT'S EFFECT ON EDUCATION AND RECOMMENDATIONS FOR REFORM

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں مذہبی، لسانی اور قومیتی منافرت کے بڑھتے ہوئے رجحان کے محرکات، اس کے تعلیم پر اثرات اور اصلاح کیلئے سفارشات

Kamal Haider, Sardar Ahmed. Abdul Rehman Yusuf Khan,

ABSTRACT:

The freedom movement in south Asia was practically started since 1857, when both the Muslims and Hindus fought against British rule in subcontinent. Sooner they realized that their religion, culture, customs and values are quite different from each other and produced problems and issues in future. This idea strengthens two nation theories and as a result Pakistan came into existence as Muslim state in subcontinent. However, after independence Pakistan is still struggling for a democratic Islamic state. Where the muslims and all minorities lived peacefully. Where all peoples have equal rights, freedom of worship and freedom of expression. Where no dispute of language, religion, cast, sect, group, it will be prosperous and peaceful Islamic state. It has its own dynamic and philosophical base education system. Having such an idealistic thought this study evaluate. the motives that behind the religion, language at nationalist detestation in Pakistan.At also rooted in education system and made it stratified system of education that divide the nation in thoughts, cast, sects, races, language and religious groups. A qualitative evaluation of the current situation has been presented and some recommendation have been made on the basis of indepth literature review.

KEYWORDS: *Detestation, Education System, language, Nationalist and Religious*

تعارف: بلاشبہ پاکستان کے قیام کی بنیاد مذہب اسلام بنا ہے۔ برصغیر کے مسلمانوں نے اس حقیقت کا ادراک کیا تھا کہ مسلمان اور ہندو دو الگ الگ مذاہب کے پیروکار ہیں اور اجتماعی وانفرادی زندگی میں طرزِ معاشرت کے معاملات میں دونوں مذاہب کے پیروکاروں کی اقدار متصادم ہیں۔ جس کی وجہ سے مسلمان رہنمائوں نے اس مذہبی منافرت اور کشاکش کو برصغیر کے مسلمانوں کی ترقی، خوشحال زندگی اور مذہب اسلام کی آزادانہ پیروی کی راہ میں رکاوٹ خیال کر کے ایک الگ خطے کا مطالبہ کیا جہاں مسلمان ایک آزاد اور اسلامی ریاست کے شہری بن کر رہ سکیں اور اپنے مذہبی فرائض اور اقدار کی بغیر کسی روک ٹوک کے بجاآوری کر سکیں۔ یہی وہ سوچ تھی جو دو قومی نظریے کی بنیاد بنی اور بالآخر اس تصور نے قیامِ پاکستان کو ممکن بنایا۔[1] قائدا عظم محمد علی جناح کی جلد رحلت اور پھر لیاقت علی خان کی شہادت نے مملکت پاکستان کو نہ سنبھلنے کا موقع دیا اور نہ ہی مذہب اسلام اور اس کی تعلیمات کی بنیاد پر اجتماعی زندگی منظم کرنے کا موقع ملا۔ ملکی آئین اور سیاسی نظام کی کمزوریاں اور نئی مملکت کے مسائل نے پاکستان اور اس کے تعلیمی نظام کو خصوصی طور پر موثر انداز سے پروان نہ چڑھنے دیا۔ مابعد نئی ریاست کی باگ ڈور جن لوگوں کے ہاتھوں میں آئی انھوں نے خصوصاً علامہ اقبال اور قائدا عظم کے فرمودات کو فراموش کر کے قرآن و سنّت کو ملک کا آئین نہیں بنایا بلکہ انڈین ایکٹ 1935ء کو عبوری آئین کے طور پر نافذ کر کے نئی ریاست کا پہلا پتھر ہی غلط رکھ دیا۔ تعلیمی نظام کے ساتھ ساتھ دیگر نظام ہائے زندگی کی تشکیل قومی نظریہ کے مطابق نہیں ہو سکی۔[2] تب سے لے کر آج تک سارے نظام بشمول تعلیمی نظام تمام نظام ہائے زندگی

مذہبی بنیادوں سے عاری ہیں۔ دوسری جانب اس تاریخی غلطی کی وجہ سے ملک میں مذہبی منافرت کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہوا۔ آج 72 سال گزر جانے کے بعد بھی یہ سلسلہ پوری توانائی کے ساتھ موجود نظر آتا ہے۔[3] خصوصاً مروجہ طبقاتی نظامِ تعلیم مذہبی رہنمائی کے بغیر دن بہ دن اپنی جڑیں مضبوط کرتا جارہا ہے اور پاکستان کو ایک ایسی مملکت میں تبدیل کرتا چلا جارہا ہے جہاں مذہبی، سیاسی اور لسانی منافرت دن بدن بڑھ رہی ہے۔ جس کی وجہ سے ایک قوم ہونے، ایک مشترکہ قومی زبان اُردو رکھنے کے باوجود مختلف ذیلی علاقائی زبانوں کی بنیاد پر فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں۔[4] قومی زبان اُردو جس نے قیامِ پاکستان کے لیے ہراول دستے کا کام کیا اس کو سرکاری طور پر پاکستان کی قومی زبان تو تسلیم کیا جاتا رہا لیکن اسے قومی زبان کا درجہ نہیں دیا گیا۔ ملک کے تمام صوبے قومی زبان اُردو کے مقابلے میں اپنی صوبائی و علاقائی زبانوں کو ترجیح دیتے رہے ہیں۔ اس سلسلے کا سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ مملکتی سطح پر ذریعہ تعلیم اور دفتری زبان کے طور پر اُردو کے بجائے بدیسی زبان انگریزی کو اہمیت دی جارہی ہے۔[5] صوبائی اور علاقائی زبانوں کی اہمیت اپنی جگہ لیکن اُردو زبان کو بطور قومی زبان نہ ماننے والے اس حد تک لسانی نفرت کا شکار ہو چکے ہیں کہ وہ قومی زبان کے بجائے انگریزی زبان کو بطور ذریعہ تعلیم فخر کے ساتھ رائج کیے ہوئے ہیں۔ ذریعہ تعلیم کے حوالے سے انگریزی اوّل نمبر پر ہے۔ اس روش کی وجہ سے پاکستان میں ذریعہ تعلیم کا تنازعہ اب ایک گھمبیر مسئلہ بن چکا ہے اور آنے والے دور میں یہ لسانی منافرت کو جنم دے گا۔[6]

اہمیت: یہ حقیقت ہے کہ پاکستان مسلم قومیت کی بنیاد پر معرضِ وجود میں آیا۔ اسی لیے دو قومی نظریہ مسلم قومیت کی شناخت کے طور پر سامنے آیا۔ مابعد اسی دو قومی نظریہ سے نظریہ پاکستان اخذ ہوا اور نظریہ پاکستان بلاشبہ اسلامی نظریہ حیات کے مطابق زندگی گزارنے کے ادارے کا نام تھا۔ اس نظریے نے برصغیر میں ایک اسلامی ریاست کی بنیاد رکھی۔ لیکن پاکستان کے قیام کے بعد ہمارے اہلِ فکر و دانش اور اربابِ اقتدار مسلم قومیت کے تصور کی بنیاد پر نئی ریاست کی تشکیل و تنظیم کا کام باوجوہ نہیں کرسکے بلکہ نئے ملک کی تشکیل و تعمیر کے لیے آئین کے طور پر انگریزوں کے دور کے انڈین ایکٹ 1935ء کو ہی کافی سمجھا۔[7] اس بنیاد پر بشمول تعلیمی نظام مختلف نظام ہائے زندگی تشکیل دیئے گئے جن کی بنیاد کسی بھی لحاظ سے مسلم قومیت کا مظہر نظریہ اسلام نہیں بنا۔ دوسرا ظلم یہ ہوا کہ ملک کی تشکیل و تنظیم میں مغربی نوآبادیاتی نظریات سے استفادہ کیا گیا۔ اس طرح قدیم اور جدید تصورات پاکستان کی بنیاد بنے جو کسی بھی لحاظ سے نظریہ پاکستان، فلسفہ اسلام اور مسلم قومیت کے مظہر نہیں تھے۔[8] اس وجہ سے شروع دن سے ملک میں قومیتی منافرت کا تصادم شروع ہوا۔ ستم یہ ہوا کہ پاکستان میں جو قومیں آباد تھیں یعنی بنگالی، بہاری، سندھی، پنجابی، بلوچی، پٹھان اور کشمیری و گلگتی وغیرہ نے عملی زندگی میں ذیلی قومیتوں کا پرچار شروع کیا اور اس پرچار کی وجہ سے ملک دولخت ہوا اور آج بھی باقی ماندہ پاکستان میں یہ قومیتی منافرت کا پرچار پوری شدت سے جاری نظر آتا ہے۔[9] اس مطالعے میں مسلم قومیت کے اصل تصور کے اثرات و ثمرات اور پاکستانی قوم کے اس کو نظرانداز کرنے کے محرکات کے علاوہ ذیلی قومیتوں کے بڑھتے ہوئے رجحان اور اس کے اثرات کی کماحقہ وضاحت کی گئی ہے اور سدباب کے لیے اقدامات تجویز کیے گئے ہیں۔

مقاصد: یہ تحقیق اپنی نوعیت کے اعتبار سے کیفیتی تحقیق ہے۔اس تحقیقی مطالعہ کا عمومی مقصد پاکستان میں مذہبی منافرت کے بڑھتے ہوئے رجحان کے محرکات اور ان کی اثر پذیری کا تجزیاتی مطالعہ پیش کرنا ہے۔اس تحقیق کے چند خاص مقاصد حسب ذیل ہیں۔ پاکستان میں لسانی تنازعات اور کشمکش کے مضمرات کا جائزہ لینا، پاکستان میں موجود لسانی کشمکش کا قیام پاکستان اور نظریہ پاکستان کے تناظر میں تنقیدی جائزہ لینا، پاکستان میں موجود لسانی رجحانات اور کشاکش کی بناپر مرتب ہونے والے اثرات کا جائزہ لینا، پاکستان میں قومی منافرت کے بڑھتے ہوئے رجحان کے محرکات اور اس کے عمومی معاشرے پر مرتب ہونے والے اثرات کا جائزہ لینا، پاکستان میں لسانی منافرت کے بڑھتے ہوئے رجحان کی وجوہات۔ بالخصوص تعلیم اور طلبہ پر مرتب ہونے والے اثرات کا تجزیہ پیش کرنااور اس صورتحال کا جائزہ پیش کرنا ہے کہ بحیثیت مسلمان ملک کے مذہبی عصبیت میں الجھنے کے محرکات واسباب کیا ہیں، پاکستان کی مروجہ تعلیم پر لسانی، قومیتی اور مذہبی اثرات کی اثرپذیری کا عمیق جائزہ پیش کرنا، نیز ایسی قابل عمل سفارشات مرتب کرنا ہے کہ جن پر عمل درآمد کرنے سے پیش نظر مسئلے کا دائمی حل ممکن ہوسکے۔

محرکات: اس تحقیقی مطالعے کے نتیجے میں پاکستان میں مذہبی، لسانی اور قومیتی منافرت کے بڑھتے ہوئے رجحان کے جو محرکات متعین ہوئے ہیں وہ یہ ہیں۔

(1) بدقسمتی سے پاکستان جس مذہب کے نام پر معرضِ وجود میں آیا تھا، قیام پاکستان کے بعد افراد معاشرہ نے اسے مختلف مسالک میں منقسم کرکے ناصرف ان کا زور وشور سے پرچار شروع کیا بلکہ ہر مسلک کو ماننے والوں نے اپنے ہی مسلک کو صحیح اسلام قرار دے کر دیگر مسالک کے ماننے والوں کے ساتھ ناصرف مذہبی کشاش شروع کی بلکہ خود اختیار کیے ہوئے مسلک کو عین اسلام سمجھ کر آپس میں دست و گریبان ہوتے رہے۔[10] صرف یہی نہیں بلکہ ہر مسلک کے پیروکاروں نے اپنے جداگانہ مدرسے بنا کر نئی نسل کی تربیت کے نام پر انہیں گمراہ کیا اور دین اسلام جو سیدھا سادا مذہب ہے اس کے بنیادی تصور کے برعکس نوجوان نسل کے قلب وذہن میں مسلکی تفاوت کو ہمیشہ کے لیے راسخ کیا اس صورتحال نے ملک کی عام تعلیم کو بھی شدید متاثر کیا کیوں کہ ہرآنے والی حکومت میں مختلف مسالک کے پیروکار موجود ہونے سے عمومی تعلیم پر اس کا نہایت ہی منفی اثر مرتب ہوا۔

(2) پاکستان میں مذہبی لسانی اور قومیتی منافرت کے بڑھتے ہوئے رُجحان کا ایک اور بنیادی محرک کلی طور پر مذہب اسلام سے دوری اور اس سے عدم واقفیت کا رجحان ہے۔اس میں کوئی شک نہیں کہ ملک میں مسلکی تفریق نے صحیح معنوں میں جید علمائے کرام کو پیدا ہونے نہیں دیا جو مذہب اسلام کی تشریح اور نوجوان نسل کے اذہانوں میں اس کے بنیادی اقدار، اصول وضوابط اور پسندیدہ اعمال وافعال کو راسخ کرسکتے تھے جن کی وجہ سے پاکستان کی مروجہ تعلیم میں نہایت ہی منفی اثرات مرتب ہوئے۔ نصاب اسلام کی رہنمائی سے محروم رکھا گیا، اسلام کے بنیادی تصور کے مطابق نوجوان نسل کی تربیت اور عملی زندگی کی تیاری ممکن نہ ہوسکی۔

(3) پاکستان میں مذہبی لسانی اور قومیتی منافرت کے بڑھتے ہوئے رُجحان کا ایک اور محرک ملک میں مذہب اسلام کی صحیح تشریح وترویج کا موثر طریقے سے نہ ہونا ہے۔اس میں کوئی شک نہیں کہ قائداعظمؒ بہت زیادہ مذہبی آدمی نہ تھے لیکن تحریک پاکستان اور قیام پاکستان کی جدوجہد میں ان کا واضح موقف تھا کہ ہمارا مذہب اسلام، ہمارا دین اسلام، ہمارا فلسفہ حیات اسلام اور ہمارا آئین اسلام۔ لیکن قیام پاکستان اور ان کی وفات کے بعد نہ تو اسلام کو

پاکستان کے آئین کی بنیاد بنایا گیا اور نہ ہی اسلام کو مختلف نظاموں کی بنیاد بنایا گیا یوں تعلیمی نظام تب سے لے کر اب تک مذہب اسلام کی رہنمائی کے بغیر منظم و متشکل ہوتا رہا۔

(4) پاکستان میں مذہبی، لسانی اور قومیتی منافرت کا ایک اور محرک دین اسلام کے دشمنوں کی اندرونی و بیرونی سازشیں ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ سازشیں قیام پاکستان تک زیادہ کارگر ثابت نہیں ہوئیں اور پاکستان بن کر ہی رہا لیکن قیام پاکستان کے بعد یہ سازشیں بڑھتی ہی رہیں جس کی وجہ سے تعلیم اسلام نظریے کی رہنمائی سے محروم ہو کر نظریاتی کمزوریوں کا شکار ہوتی رہی یہ سلسلہ آج بھی یوں ہی جاری و ساری نظر آتا ہے۔

(5) اس سلسلے کا ایک اور محرک اسلام کو بطور فلسفہ حیات اختیار نہ کرنے کی قومی روش ہے بلاشبہ قیام پاکستان سے پہلے یہ طے ہو چکا تھا کہ پاکستان کا فلسفہ حیات اسلام ہو گا لیکن قیام کے بعد پوری 72 سالہ قومی زندگی میں اسلام کو بطور فلسفہ حیات اختیار نہیں کیا گیا اس کے برعکس بدیسی مغربی نظریات کی بنیاد پر بشمول تعلیمی نظاموں کی تشکیل ہوتی رہی اور یوں آج تک اسی بنا پر قیام پاکستان کے مقاصد حاصل نہیں ہو سکے۔

(6) اس ضمن میں ایک اور اہم محرک مغرب کا بڑھتا ہوا نظریاتی اور ثقافتی و تمدنی دباؤ ہے۔ بلاشبہ اسی بنا پر پاکستانی قوم آج 72 سال بعد بھی طرز زندگی، طرز تعلیم نظریاتی رہنمائی اور ثقافتی اقدار کے معاملے میں رخ بہ مغرب ہے۔

(7) پاکستان میں مذہبی، لسانی اور قومیتی منافرت کے بڑھتے ہوئے رُجحان کا ایک اور بنیادی محرک پچھلے 72 سالوں میں نوجوان نسل کا پاکستان کے قیام کے مقاصد اور اس کے محرکات سے عدم واقفیت کا میلان ہے جس کی وجہ سے نہ صرف تعلیم کی اصلاح احوال نہیں ہو سکی ہے بلکہ ملک میں تعلیم کے وسیلے سے اچھے پاکستانی بھی پیدا نہ ہو سکے جو ایک اسلامی ریاست کے باشندوں کی حیثیت سے اپنا معاشرتی، مذہبی اور سیاسی و ثقافتی کردار عملاً ادا کرنے کے قابل ہوتے۔

(8) اس سلسلے کا ایک اور اہم محرک سیاسی معاشرتی اور قومی لحاظ سے مذہب کو طرزِ معاشرت سے جدا رکھنے کی قومی غلطی ہے۔ ماضی میں ہمارے حکمرانوں نے یہ غلطی بار بار دہرائی۔ مفکر پاکستان علامہ اقبال اور قائداعظم کے فرمودات کے مطابق مذہب اسلام ہی ہماری طرزِ معاشرت کی بنیاد ہے۔ ماضی کے حکمرانوں اور اہل فکر و دانش نے اس کے بالکل اُلٹ طرزِ عمل روا رکھا۔

(9) اس سلسلے کا ایک اور اہم ترین محرک پاکستان کے علما کا مسلکی اور منافرتی نظام کو فروغ دینے والا کردار ہے۔ متحدہ ہندوستان میں جس طرح جید علماء نے اسلام کی خدمت کی لیکن قیام پاکستان کے بعد علماء کرام نے منافرتی اور مسلکی رجحان کو پروان چڑھایا جبکہ اسلام کی اصل روح کے مطابق اس کی تشریح میں کوتاہیاں برتیں۔

(10) پاکستان میں مذہبی، لسانی اور قومیتی منافرت کے بڑھتے ہوئے رجحان کا ایک اور اہم محرک نوجوان نسل کی اوائل عمری کے تربیت میں مذہبی رہنمائی کو صرفِ نظر کرنے کا رجحان ہے اس کے برعکس نوجوان نسل کو انگریزی میڈیم کے نام پر اوائل عمری میں خالصتاً مغربی طرز کی تعلیم دی جا رہی ہے اور مذہبی تربیت کو صرفِ نظر کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے قومی مذہبی اور لسانی بگاڑ پیدا ہوتے رہے ہیں۔[11]

(11) اس ضمن میں ایک اور اہم محرک قیام پاکستان کے فوراً بعد نظریہ پاکستان کی اس کی اصل روح کے مطابق عدم اطلاقیت ہے۔ اسی بنا پر نہ صرف نوجوان نسل نظریہ پاکستان کے مضمرات سے واقف نہیں ہے بلکہ وہ نظریاتی لحاظ سے مغرب کی تقلید کو ہی منتہائے کمال سمجھتی ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ

پاکستان میں مسلم قومیت کے برعکس بڑی شدومد اور فخر کے ساتھ ذیلی قومیتوں کا پرچار کیا جاتا ہے۔اس صورتحال نے بلاشبہ پاکستان میں مختلف ذیلی قومیتوں کے درمیان کشاکش اور تصادم کو فروغ دیا ہے،علاقائی تعصبات کو پروان چڑھایا ہے اور صوبوں کے درمیان خلیج حائل کر دی ہے۔

(12) پاکستان میں بالخصوص لسانی منافرت کے رجحان کا ایک خاص محرک علاقائی زبانوں کو اہمیت دینے کے روش ہے۔ قائدین کے فرمودات کے باوجود 72 سال گزرنے کے بعد بھی آج تک علاقائی زبانوں کو اہمیت دی جاتی ہے جس نے قوم کو لسانی بنیادوں پر منقسم کرنے کی بنیاد رکھ دی ہے۔

(13) اس سلسلے کا ایک اور اہم ترین محرک قومی زبان اُردو کو اس کا جائز حق نہ ملنا ہے۔72 سال گزرنے کے بعد بھی آج تک اُردو زبان کو عملاً قومی زبان کا درجہ نہیں ملا بلکہ اس کے برعکس انگریزی اور علاقائی زبان کو زیادہ اہمیت حاصل ہے اس صورتحال نے بھی پاکستان میں لسانی کشمکش کو پروان چڑھایا ہے۔

(14) اس سلسلے کا ایک اور اہم محرک پاکستان کے اجزائے ترکیبی کو صرفِ نظر کرنے کا رجحان ہے ان اجزائے ترکیبی میں اسلام، اس کی اقدار، مسلم قومیت کا تصور، مخصوص عقائد، مثالیات وغیرہ وغیرہ قابل ذکر ہیں جس کی وجہ سے آج بھی پاکستان اپنے قیام کے مقاصد کے حصول میں ناکام ہے۔

(15) پاکستان میں مذہبی، لسانی اور قومیتی منافرت کے رجحان کا ایک اور محرک فلسفہ اسلام کے مطابق ایک مربوط و مبسوط آئین کی عدم تشکیل ہے۔1973ء کے آئین میں اس ضمن میں کوششیں ہوئیں لیکن مابعد اس میں اتنی ترامیم ہوئی ہیں کہ اس کی اصل ہیئت ہی بدل گئی ہے ویسے بھی قائد کا فرمان تھا کہ پاکستان کو آئین کی کیا ضرورت ہے اس کے پاس قرآن و سنت بنا بنایا آئین ہے لہٰذا اس کے مطابق ہی زندگی گزارنا مسلمان اور پاکستانیوں کی بقاء ہے۔[12]

(16) اس ضمن میں ایک اور اہم محرک ملک میں سیاسی و تعلیمی اور معاشرتی و معاشی شعبہ ہائے زندگی میں موثر قیادت کا فقدان رہا ہے۔ قومی سطح پر قائد کے بعد ملک کو کوئی ایسی قیادت میسر نہیں آئی جو پورے ملک کی اکائیوں اور اجزاء کو ایک لڑی میں پرو کر ایک وحدت بنانے کی صلاحیت کی حامل ہو۔

(17) اس سلسلے کا ایک اور اہم محرک ملک کی موجودہ جاگیر دارانہ اور سرمایہ دارانہ ذہنیت کی کارفرمائی ہے۔اسی بناپر نہ تو اسلام کو نظریہ حیات کے طور پر اختیار رکھا جاسکا اور نہ تعلیم کی اصلاح احوال قیام پاکستان کے مقاصد اور وقت کے بدلتے تقاضوں کے مطابق ہو سکی۔

(18) اس ضمن میں ایک اور اہم محرک مغرب زدگی کی غلامانہ ذہنیت ہے بلاشبہ آج بھی پاکستانی قوم رخ بہ مغرب ہے۔اس صورتحال نے پاکستان میں نہ صرف طبقاتی تصور کو فروغ دیا بلکہ افراد معاشرہ میں امتیازی رجحانات کو بھی پروان چڑھایا۔ ساتھ ہی ساتھ معاشرے میں خود غرضی اور اخلاق باختگی جیسے رجحانات کو فروغ دیا ہے۔

(19) پاکستان میں مذہبی لسانی اور قومیتی منافرت کا ایک بڑا محرک مسلم اُمہ کے تصور کی عملاً عدم پیروی ہے اس کے برعکس یہاں ذیلی قومیتوں کا فروغ دکھائی دے رہا ہے۔اس بناپر لوگ سب سے پہلے خود مسلمان اس کے بعد پاکستانی کہلانے کے بجائے پہلے پٹھان، پنجابی، سندھی، بلوچی، کشمیری، گلگتی وغیرہ کہلانے میں زیادہ فخر محسوس کرتے ہیں۔

(20) قیام پاکستان کے مقاصد کی عدم تشرح بھی اس ضمن میں ایک اہم محرک ہے۔ ہمارے ہاں نصاب میں نہ تو قیام پاکستان کے مقاصد کے تشریح و توضیح ملتی ہے اور نہ ہی ان مقاصد کے تناظر میں بیسوسی صدی کی آزادی کی سب سے بڑی تحریکِ آزادیٔ پاکستان سے نوجوان نسل واقف ہے۔ جس ک وجہ سے وہ لسانی مسلکی اور قومی منافرت کے شکار نظر آتے ہیں۔

تعلیم پر اثرات: پاکستان میں مذہبی لسانی اور قومیتی منافرت کے بڑھتے ہوئے رجحان کے تعلیم پر جو اثرات مرتب ہوئے ہیں وہ کچھ یوں ہیں۔

(1) تعلیم عملاً پاکستان میں مذہبی رہنمائی سے محروم رہی۔ 72 سال گزرنے کے بعد بھی ہماری تعلیم مذہب اسلام کی آفاقی رہنمائی سے محروم ہو کر خالصتاً مغربی طرز کے اسلوب میں ڈھلی ہوئی ہے جس کی وجہ سے نوجوان نسل مذہب سے دور ہوتی جا رہی ہے۔

(2) پاکستان میں مذہبی لسانی اور قومیتی منافرت کے بڑھتے ہوئے رجحان کا تعلیم پر ایک اثر یہ مرتب ہوا ہے کہ ملک میں نظام تعلیم سہ سمتی یا سہ رُخی ہو گیا ہے۔ عملاً اعلیٰ طبقے کے لیے الگ نظام تعلیم ہے مذہبی تعلیم کے مدرسے قائم ہیں درمیانے اور نچلے طبقوں کے لیے سرکاری اسکول اور ادارے ہیں اس صورتحال نے ملک میں یکساں تعلیم کے خواب کو آج تک شرمندہ تعبیر ہونے نہیں دیا ہے۔

(3) اس رجحان نے پاکستان میں تعلیم پر ایک گہرا اثر یہ مرتب کیا کہ تعلیم ہر دور میں نظریاتی کمزوریوں کا شکار رہی جس کی وجہ سے تعلیم میں مغربی نظریات کا غلبہ ہے۔[13]

(4) پاکستان میں مذہبی، لسانی اور قومیتی منافرت کے رجحان کا ایک اثر تعلیم پر یہ مرتب ہوا کہ تعلیم نظریہ پاکستان کی بنیاد پر منظم و متشکل نہیں ہوئی بلکہ یہ ہر آنے والے دن میں مغربی طرز میں ڈھلتی چلی گئی ہے بایں بنیاد آج ہمارے ملک میں مکمل طور پر مغربی طرزِ تعلیم کا غلبہ ہے۔

(5) پاکستان میں مذہبی لسانی اور قومیتی منافرت کے بڑھتے ہوئے رجحان نے دن بدن نصاب کی فرسودگی کو ممکن بنایا حالانکہ بارہ تیرہ پالیسیاں اور حکمت عملیاں تشکیل دی گئیں لیکن کسی ایک میں بھی فلسفہ اسلام کے مطابق قیام پاکستان کے تناظر میں نصاب کی تدوین نو نہیں ہو سکی۔

(6) اس سلسلے کا ایک اور اثر تعلیم پر یہ مرتب ہوا کہ طلبہ و اساتذہ دونوں تعلیم کی وساطت سے نظریہ پاکستان کی آگاہی میں کامیاب نہ ہو سکے اور جب کوئی قوم اپنے بنیادی نظریے کی تشریح و توضیح کا اہتمام نہیں کرتی ہے تو اس ملک میں یہی کچھ ہوتا ہے۔

(7) اس ضمن میں تعلیم پر ایک اثر یہ مرتب ہوا ہے کہ تعلیم کے وسیلے سے 72 سال گزرنے کے بعد بھی آج تک قیام پاکستان کے مقاصد حاصل نہیں ہو سکے ہیں اگر یہ کہا جائے تو بے جا نہیں ہوگا کہ ملک میں ہر طرح کے اساتذہ طلبہ اور تمام پڑھے لکھے شہری بھی قیام پاکستان کے مقاصد سے واقف ہی نہیں ہیں۔

(8) اس صورتحال کا تعلیم پر ایک اور اثر یہ مرتب ہوا ہے کہ ملک میں ہر سطح کی تعلیم کا معیار بڑھنے کے بجائے دن بدن پستی کی جانب گامزن ہوتا رہا ہے۔ 72 سال گزرنے کے بعد آج بھی وطن عزیز کا معیارِ تعلیم کسی بھی ایک ترقی یافتہ ملک کے متعینہ معیار کے مطابق نہیں ہے۔

(9) اس صورتحال کا ایک اور اثر عمومی ملکی صورتحال اور تعلیم پر یہ مرتب ہوا کہ قومی یک جہتی اور استحکام کا حصول تعلیم کے وسیلے سے ممکن نہیں ہو سکا۔

(10) پاکستان میں مذہبی لسانی اور قومیتی منافرت کا تعلیم پر ایک اثر یہ مرتب ہوا کہ تعلیمی اداروں میں لسانی اور علاقائی بنیادوں پر طلبہ میں تشدد پروان چڑھا اور طلبہ اساتذہ اور تعلیمی انتظامیہ کے درمیان تعلقات میں بگاڑ پیدا ہوئے۔

(11) اس صورتحال کا تعلیم پر ایک گہرا اثر یہ مرتب ہوا کہ قومیتی لسانی اور مذہبی بنیادوں پر تدریسی ماحول میں بگاڑ پیدا ہوئے اور نقل کا رجحان پروان چڑھا جس کی وجہ سے رہا سہا معیار تعلیم بھی مزید پستیوں میں گرتا چلا گیا۔

(12) پاکستان میں مذہبی لسانی اور قومیتی منافرت کے تعلیمی اداروں میں پرچار کی وجہ سے طلبہ اور اساتذہ کی تدریس و تحقیق میں عدم دلچسپی پیدا ہوئی جس کی وجہ سے صحت مند تدریسی ماحول فروغ نہیں پاسکا۔

(13) اس ضمن میں تعلیمی عمل میں ایک اثر یہ مرتب ہوا کہ مجموعی لحاظ سے صحت مند نصابی اور ہم نصابی سرگرمیوں کا فقدان رہا اس بنا پر تعلیمی و تدریسی ماحول میں مختلف مسائل اور بگاڑ پیدا ہوتے رہے جو آج بھی موجود ہیں۔

(14) پاکستان میں مذہبی لسانی اور قومیتی منافرت کا تعلیم پر ایک اثر یہ مرتب ہوا کہ تعلیمی اداروں میں ثقافتی تضادات پروان چڑھے اور قومی سطح پر ذریعہ تعلیم کے تنازعے نے ایک گھمبیر مسئلے کی صورتحال اختیار کی ہے، یہ صورتحال آج بھی جوں کی یوں نظر آتی ہے۔[14]

(15) پاکستان میں مذہبی لسانی اور قومیتی منافرت کے رجحان کے یہ بھی اثرات مرتب ہوئے کہ خالصتاً پاکستان سماجی ثقافتی ورثے کی نوجوان نسلوں کے اذہانوں میں منتقلی نہ ہو سکی تعلیم دن بدن نظریاتی کمزوریوں کا شکار ہوتی چلی گئی اور عمومی لحاظ سے تعلیم انحطاط پذیر ہو کر قیام پاکستان کے مقاصد کے حصول کا ذریعہ نہیں بن سکی۔

اصلاح کے لیے سفارشات: پاکستان میں مذہبی، لسانی اور قومیتی منافرت کے رجحان کے محرکات کے سدباب اور تعلیم پر اس کے اثرات کے خاتمے کے لیے درج ذیل سفارشات پر عمل درآمد ضروری ہے۔

حکومت علماء دین اور تمام پڑھے لکھے لوگوں کی کمیٹیاں بنوا کر مذہبی منافرت کے سدباب کے لیے میڈیا اور نصاب کا سہارا لے سکتی ہے، ان ہی فریقین کو مختلف مسالک کے درمیان مفاہمت و مصالحت پیدا کرنے کے لیے اقدامات تجویز کرنے چاہئیں خصوصاً سعودی عرب کی طرح مذہبی معاملات مکمل طور پر ریاست کی نگرانی میں چلائے جانے چاہئیں۔ ملک میں موجود مختلف مسالک کے لوگ اور ان سے منسلک مدارس کی کڑی نگرانی کے لیے حکومت جید علماء پر مشتمل ایک بورڈ تشکیل دے جو ان مدارس کے نصاب اور ان کے درمیان منافرت پر کڑی نگرانی رکھے۔ پچھلے 72 سالوں میں حکومت نے مسالک اور ان سے متعلق مدرسوں اور ان کے نصاب کی نگرانی کے بجائے ان کو اپنے مفاد کے لیے استعمال کیا اس لیے آنے والی حکومتیں مذہبی رواداری کو ممکن بنانے کے لیے قانون سازی کریں اور سعودی عرب کی طرح پوری شدت سے مذہبی معاملات میں حکومت کی بالادستی یقینی بنائیں، مذہبی منافرت کی وجہ سے پاکستان میں تعلیمی نظام سہ طبقاتی ہو گیا ہے۔ اس میں بھی علماء منتخب نمائندے اور حکومتوں کی کوتاہیاں نظر آتی ہیں۔ لہٰذا ضروری ہے کہ تمام طبقے، مکاتب فکر اور تینوں طرح کے تعلیمی نظاموں کی یکسانیت یقینی بنائی جائے جس میں سب سے اہم کردار ریاست و حکومت کو ادا کرنا ہو گا، بالخصوص مختلف مسالک کے قائم کردہ مدرسوں کی تعلیم نے اُمہ کے درمیان ایک خلیج پیدا کر دی ہے۔ جس کے خاتمے کے لیے حکومت قانون سازی کرے اور اس میں یکسانیت پیدا کرنے کے لیے اسلامی نظریاتی کونسل کو بااختیار بنایا جائے، دوسرے یہ کہ مختلف مسالک نے قوم کو فرقوں میں بانٹا ہوا ہے جس کے خاتمے کے لیے حکومت سعودی عرب کی طرح قرآن و سنت کے آفاقی تصور پر کاربند رکھنے کے لیے سخت قانون سازی کرے تاکہ اُمہ کا صحیح تصور اجاگر ہو سکے۔ نیز یہ کہ تعلیم کو فلسفہ اسلام کے تابع رکھنے کے لیے مغربی نظریات کے بجائے اسلامی نظریے کی بنیاد پر نئی پالیسی متشکل ہو۔ پاکستان کا ایک المیہ یہ رہا ہے کہ یہاں مغربی نظریات کی تقلید اور مغربی طرزِ زندگی کو منتہائے کمال سمجھا جاتا رہا ہے۔ بایں بنیاد ضروری ہے کہ پاکستان میں حکومت اور عام عوام اور علمائے دین سب ہی مل کر نوجوان نسل کی اسلامی اقدار کے مطابق زندگی گزارنے کے لیے رہنمائی کرنے کا فریضہ انجام دیں۔

اس ضمن میں ضروری اقدام بھی اُٹھائے جائیں۔ یہ حقیقت ہے کہ پاکستان میں لسانی کشمکش پوری قومی زندگی پر محیط ہے۔ ایک قوم ایک قومی زبان ہونے کے باوجود یہاں کبھی تو بدیسی زبان کو اہمیت دی جاتی ہے اور کبھی علاقائی زبانوں کو۔ اس کا سد باب صرف اور صرف اُردو زبان کو قومی زبان کا درجہ دے کر ممکن ہو سکتا ہے۔ حکومت اس ضمن میں ضروری اقدامات اٹھائے۔ خصوصاً انگریزی زبان کو ذریعہ تعلیم کے درجے سے معذول کیا جائے اور علاقائی زبانوں کو قومی زبان اُردو کے مقابلے میں حکومتی نگرانی میں فوقیت نہ دینے سے متعلق فیصلے ہوں۔ لسانی کشمکش نے ہی ملک کو دولخت کیا ہے۔ لٰہذا حکومت اس حقیقت کا ادراک کر کے موجودہ پاکستان میں جو لسانی عفریت توانا ہو رہا ہے اس کا فوری خاتمہ ہونا چاہیے۔ ماضی کی حکومتوں کی کوتاہی کی وجہ سے پاکستان میں لسانی فتنہ پروان چڑھا بلکہ اکثر اوقات حکومتیں ہی اس رجحان کے فروغ کی آلہ کار بنیں۔ لٰہذا آئندہ آنے والی حکومتوں کو ہر نئے پارلیمنٹ میں مختلف فرقوں کی نمائندگی کرنے والے پارلیمنٹیرین مشترکہ حکمت عملی کے تحت لسانیت کے خاتمے کے لیے مطلق قانون سازی کریں تو کوئی وجہ نہیں کہ صورتحال بہتر نہ ہو۔ حکومت قومی زبان اُردو کو فوری طور پر دفتری زبان اور ذریعہ تعلیم کا درجہ دے کر لسانی فتنے کا خاتمہ کر سکتی ہے۔ پاکستان میں لسانی کشمکش کے رجحان کے فروغ کی ایک وجہ قائدین کے فرمودات کو نظرانداز کرنے کی روش ہے لٰہذا سدباب کے لیے حکومتی سطح پر لسانیت سے متعلق قائدین کے فرمودات کی نہ صرف تشریح و توضیح ہونی چاہیے بلکہ انہیں نصاب میں بھی شامل ہونا چاہیے۔ بدیسی زبان انگریزی کو ترقی کا زینہ سمجھنے کی روش کو ترک کر کے اور اُردو کو قومی زبان کا درجہ دے کر حکومت بلاشبہ تعلیمی معیار بڑھا سکتی ہے اور ملک میں اتحاد اور بھائی چارے کو بھی فروغ دے سکتی ہے۔ ملک کا یہ بھی المیہ رہا ہے کہ ایک قوم اور اُمتِ مسلّمہ کے افراد ہونے کے باوجود یہاں کے لوگ مختلف ذیلی قومیتوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ اس ضمن میں بھی ماضی کی حکومتوں کی قیادتوں کی کوتاہیاں محسوس ہوتی ہیں۔ لٰہذا ضروری ہے کہ پاکستان میں حکومتی نگرانی میں مسلم قومیت کے تصور کو پروان چڑھایا جائے اور حکومت اس ضمن میں مزید کوتاہی نہ کرے۔ پاکستان میں ذیلی قومیتوں کے رجحان کے جو محرکات اس تحقیق میں اجاگر ہوئے ہیں حکومت ان کا فوری سدباب کرے اس ضمن میں بالخصوص مغربی نظریات کے بجائے نظریہ پاکستان کی بنیاد بشمول تعلیمی نظام تمام نظاموں کی تشکیل جدید کرے تو لسانی اور ذیلی قومیتوں کے فروغ کا سدباب ہو سکتا ہے۔ اس ضمن میں بالخصوص ہر نظام زندگی کی بنیاد قیامِ پاکستان کے مقاصد کو بنانا ضروری ہے۔

حوالہ جات:

1 ڈاکٹر سیّد عبداللہ ''پاکستان تعبیر و تعمیر''، لاہور، مکتبہ خیابانِ ادب، اشاعت چہارم 2016ء، ص 201

2 پروفیسر ڈاکٹر محمد اشرف خرم ''تعلیم کی فلسفیانہ اور عمرانیاتی بنیادیں'' اشاعت دہم، اُردو اکیڈمی سندھ، کراچی، 2019ء ص 481

3 Syed Anwar, Hassan, "Pakistan: Islam, Politics and National Solidarity", New York, Praeger, 2010, P.98

4 پروفیسر ڈاکٹر محمد اشرف خرم ''قومی نظامِ تعلیم مسائل اور حل'' اشاعت دوم اُردو اکیڈمی سندھ، کراچی، 2014ء، ص 155

5 L.D., Hayes "The Crisis of Education in Pakistan", Lahore, Vanguard Press, 2016, P.69

6 ڈاکٹر احمد شبلی ''مسلمانوں کا نظامِ تعلیم'' اُردو اکیڈمی سندھ، کراچی، 1985ء، ص 291

7 پروفیسر مرزا سخی محمد ''علم التعلیم'' مرکزی کتب خانہ، اُردو بازار، لاہور، 1990ء، ص 84

8 S. Shibli, "Urdu and the Linguistic Perspective of Pakistan in K.J. Newman (Ed.) (1983), Pakistan 35 years after independence of Pakistan", Government of Pakistan, 1983, P.124

9 Pervez, Hoodboy "Education and the State: Pakistani Universities", Lahore, Oxford University Press, 2002, P.126

10 ڈاکٹر ملک مظفر حسین ''تعلیمی عمرانیات'' مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، 1990ء، ص178

11 سیّدابوالاعلیٰ مودودی ''تعلیمات'' لاہور، اسلامک پبلشرز، 1985ء، ص186

12 پروفیسر ڈاکٹر محمد اشرف خرم ''تقابلی تعلیم''، اشاعت دہم رہبر پبلشرز، اُردو بازار، کراچی، 2019ء، ص112

13 ڈاکٹر رئوف پاریکھ ''لسانیاتی مباحث'' اُردو بازار، نزد ریڈیو پاکستان، کراچی، 2015ء، ص79

14 Raunaq, Jahan, "Pakistan's Failure in National Integration", New York, Columbia University Press, 3rd Edition 2009, P.87

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.